خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع افتتاح مسجد دارالامان, Friedberg، جرمنی

تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

[الحمدللہ کہ آج فریڈبرگ کی جماعت کو اس مسجد کے افتتاح کی توفیق مل رہی ہے۔ ایک مقرر نے اپنے ایڈریس میں یہ اظہار کیا کہ جماعت کے لئے یہ خوشی کا دن ہوگا۔ یقیناً ہمارے لئے خوشی کا دن ہے کیونکہ آج ہمیں اس شہر میں، یہاں پر رہنے والے احمدیوں کو ایک خدا کی عبادت کرنے کے لئے ایک گھر اور جگہ میسر آ گئی۔ یہاں پانچ وقت آ کر نمازیں ادا کر سکتے ہیں۔ اس کا نام ''مسجد دارالامان'' رکھا گیا ہے۔ یہ مسجد جہاں ہمیں عبادت کرنے کے لئے جگہ مہیا کرتی ہے وہاں جیسا کہ اس کے نام سے بھی ظاہر ہے یہاں آنے والے امن اور سلامتی کی تلاش میں یہاں آتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ جو اپنی مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق کے لئے امن اور سلامتی اور تحفظ چاہتا ہے، اور یہی اس مسجد کا مقصد ہے، اور پھر یہی نہیں کہ یہاں آنے والے امن میں ہوں گے بلکہ اس نام سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ مسجد اس علاقے کے لوگوں کے لئے، دوستوں کے لئے، ہر شخص کے لئے چاہے وہ کسی بھی مذہب و ملت کا ہے، چاہے وہ مذہب پر یقین رکھتا ہے یا نہیں، امن اور سلامتی اور تحفظ کی ضمانت ہے۔ پس یہ مسجد کا بنیادی مقصد ہے۔ اور انشاء اللہ یہ مقصد یہاں آنے والے پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

یہاں Integration کا ذکر ہوا، کہ جب آدمی کسی جگہ پر اپنا گھر بنالیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ وہاں پر Integrate ہورہا ہے، یا ہونا چاہتا ہے، یا ان لوگوں میں اپنے آپ کو ضَم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک Integration کا اس سے بھی بڑھ کر مطلب ہے کہ جہاں آپ رہتے ہیں، جس شہر میں آپ رہتے ہیں، جس ملک میں آپ رہتے ہیں وہاں کے لئے آپ اپنے دل میں ایک محبت اور پیار بھی پیدا کریں اور اس کی بہتری اور ترقی کے لئے کوشش بھی کریں اور یہی جماعت احمدیہ کا مقصد ہے کہ جب جماعت کے باہر سے آنے والے Immigrants کسی جگہ جا کر آباد ہوتے ہیں، اب یہاں پیدا ہونے والے جو بچے ہیں وہ جرمن نیشنل ہیں، تو ان کا فرض بنتا ہے کہ Integration کے اس مقصد کو سمجھیں کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں اس کی خدمت کرنی ہے اس کی ترقی میں حصہ لینا ہے اس کی بہتری کے لئے اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے اور جب یہ ہوگا تو تبھی ہم صحیح طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس قوم میں، اس ملک میں صحیح طرح Integrate ہو گئے ہیں۔ اس کے بغیر ظاہری گھر بنا لینے سے وہ مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔ پس یہ تعلیم ہے جو ہماری ہے اور یہ تعلیم ہے جس پر ہم عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر امن کی باتیں ہوتی ہیں۔ پہلے بھی مَیں نے ذکر کیا کہ مسجد کا نام بھی دارالامان ہے یعنی جہاں امن اور تحفظ ملتا ہے۔ اس مسجد میں جہاں عبادت کرنے والوں کو اپنے اعلیٰ اخلاق کا اظہار کرنا ہوگا وہاں ہر ایک آنے والے کے الفاظ میں بھی اور عمل میں بھی دوسروں کے لئے امن اور محبت اور پیار جھلکتا ہوا نظر آئے۔ جب یہ ہوگا تو پھر انسانیت کی قدریں بھی قائم ہوں گی۔ وہ values قائم ہوں گی جن کی زمانے کو ضرورت ہے اور آجکل کے زمانے کے لئے یہ بہت بڑی چیز ہے کیونکہ ہم ہر طرف دیکھتے ہیں کہ دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے اور اس فساد کو دور کرنے کے لئے پیار اور محبت کی ضرورت ہے۔ اور پیار اور محبت کے بعد ہی پھر امن قائم ہوتا ہے۔ پس یہ دونوں چیزیں آپس میں ملی ہوئی ہیں جس کا اظہار ہم احمدی دنیا میں ہر جگہ کرتے ہیں اور انشاء اللہ جیسا کہ یہاں پہلے بھی کرتے رہے اور آئندہ بھی کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلامی تعلیم کی روشنی میں ہی بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہمیں فرمایا تم دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھو، تبھی تم حقیقی رنگ میں پیار اور محبت کا اظہار کرسکو گے۔ صرف تمہارا دعویٰ نہیں ہوگا۔ صرف تمہارے منہ کی باتیں نہیں ہوں گی بلکہ جب تم درد سمجھو گے اور درد کو دور کرنے کی کوشش کرو گے تو وہی چیز ہے جو تمہیں اس قابل بنائے گی کہ تم حقیقی رنگ میں پیار اور محبت کرسکو اور اسی سے پھر دنیا میں امن بھی قائم ہوگا۔

قرآن شریف نے تو ہمیں یہ تعلیم بھی دی ہے کہ دوسروں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو۔ وہ جواب میں تمہارے خدا کو برا کہیں گے اور پھر جب خدا کو برا کہیں گے تو پھر ایک تو تم اُس خدا کو برا کہلوانے کا باعث بن رہے ہوگے کیونکہ کسی کے بُت کو برا کہہ کر پہل تم نے کی ہے اور اس کے جواب میں وہ خدا کو برا کہہ رہے ہیں۔ اس گناہ میں تم بھی شامل ہو۔ دوسرا جب تم برا کہو گے اور جواب میں وہ بھی برا کہیں گے تو پھر فساد اور جھگڑے بڑھتے چلے جائیں گے۔ بجائے امن قائم ہونے کے اس جگہ پر فساد قائم ہوجائے گا۔

پس یہ وہ تعلیم ہے جس کی رُو سے ہم پیار اور امن اور محبت کا پیغام دنیا میں پہنچاتے ہیں۔ اب یہ مسجد جب بن گئی ہے، پہلے بھی آپ لوگوں کو یہاں تجربہ ہے اور وہی تجربہ جو آپ لوگوں کا ہے اس کا اظہار آج یہاں ہورہا ہے، کہ آپ لوگ جو اس تعداد میں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ احمدی پیار اور محبت کرنے والے ہیں اور آپ لوگوں سے تعلق رکھنے والے ہیں، جس کا مقررین نے ذکر بھی کیا ہے۔ پس یہ اظہار تو احمدی پہلے ہی کر رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا اس کا ثبوت یہاں آپ کی موجودگی ہے۔ اب مسجد بننے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ یہ اظہار پہلے سے بڑھ کر ہوگا۔ کیونکہ مسجد امن کا ایک نشان ہے، پیار کا ایک نشان ہے، محبت کا ایک نشان ہے۔ دوسرے کے جذبات کی قدر کرنے کا ایک نشان ہے، عبادت کی جگہ ہے تا کہ اس خدا کے آگے جھکیں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، جو اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے بہت پیار کرتا ہے، جو اُس نے پیدا کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہمارا فرض ہے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک مسجد بناتے ہیں، یہاں جمع ہوتے ہیں اور اُس خدا کی عبادت کرنے والے ہیں، تو اس کی مخلوق سے بھی ہم پیار کریں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہمیں پہلا سبق ہی یہ دیا ہے کہ تم اُس خدا کی عبادت کرو جو ربّ العالمین ہے، جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ جو کُل کائنات کا ربّ ہے، جو زمین میں رہنے والی ہر مخلوق کا ربّ ہے اور انسان جو سب سے بڑھ کر اُس کی مخلوق ہے، اشرف المخلوقات ہے، اُس کا تو سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ خیال رکھتا ہے۔ پس جب ہم اُس خدا کی عبادت کرنے والے ہیں جو تمام مخلوق کا ربّ ہے تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے کسی بھی رنگ میں نفرت کرنے والے ہوں یا اُس کے امن کو برباد کرنے والے ہوں۔ پس ہر مذہب کے ماننے والے کو خدا تعالیٰ پالتا ہے، اُن کا ربّ ہے، اُن کے لیے سہولیات مہیاّ کرتا ہے اور جو اس کو نہیں بھی مانتے، اُس کی رحمانیت اُن کے لئے بھی کام کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں رحمان ہوں، جو میری عبادت نہیں بھی کرنے والے اُن کی ضروریات کو میں اس لیے پورا کرتا ہوں کہ میں نے اُن کو پیدا کیا ہے اور اس دنیا میں جہاں تک اُن کی ضروریات کا سوال ہے میں اُن کو پورا کرتا رہوں گا۔ پس رحمان خدا اور اُس پالنے والے خدا کی ہم عبادت کرنے والے ہیں اور ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی قدر کریں اور رحم کے جذبے کے ساتھ اُن سے تعلق قائم کریں۔ جو ہماری مخالفت کرنے والے ہیں اُن سے بھی نرمی کا سلوک کریں اور کبھی فساد پیدا نہ ہونے دیں۔

پس عبادت کے ساتھ ساتھ امن اور سلامتی کا یہ پیغام ہے جو ہم نے پھیلانا ہے اور پھیلاتے ہیں اور خدمت انسانیت کے کام بھی ہم دنیا میں کر رہے ہیں۔ اس کے منصوبے بھی ہمارے ہیں کیونکہ حقیقی عبادت کرنے والے کا یہ کام ہے کہ وہ خدمت انسانیت بھی کرے، غریب کی خدمت کرے۔ غریب ممالک میں ہمارے بہت سارے خدمت خلق کے کام چل رہے ہیں، Project چل رہے ہیں۔ جماعت غریبوں کی خدمت کرتی ہے۔ بہت سے منصوبے ایسے ہیں، ہمارا ایک ذیلی ادارہ ہیومنٹی فرسٹ کا ہے جس کو افریقہ میں بعض غریب ممالک دیے گئے ہیں جہاں وہ اپنا کام کررہے ہیں۔ اُن Projects کے علاوہ جو جماعت کا مرکزی نظام چلا رہا ہے، بہت سارے ایسے Projects ہیں جو جماعت احمدیہ غریب ممالک میں چلا رہی ہے مثلاً بنین میں ایک Orphanage ہے، یتیم خانہ ہے۔ جماعت جرمنی کے تحت یہ Project چل رہا ہے اور بلاتفریق مذہب وملت لوگوں کی خدمت ہورہی ہے بلکہ اُس یتیم خانہ میں آنے والے تقریباً تمام کے تمام بچے ہی اُن لوگوں میں سے ہیں جو احمدی نہیں۔ ہم تو ان کی خدمت کررہے ہیں اور جہاں بھی ہمارے آدمی خدمت کرنے جاتے ہیں وہاں ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہوتا ہے کہ اپنے بھائی کی خدمت کرو، معذوروں کی خدمت کرو، مجبوروں کی خدمت کرو۔ اور وہ Projects جو جرمنی کی جماعت کو دیئے گئے ہیں اُن پر جب اُن ممالک میں عمل درآمد ہوتا ہے تو نہ صرف یہ کہ ہم خدمت کررہے ہوتے ہیں بلکہ اُن ملکوں میں جرمنی کی بھی پہچان ہوتی ہے۔ گویا کہ ہم خدمتِ انسانیت کے ساتھ اُن ملکوں میں جرمنی کے سفیر بھی ہیں۔ یہی نہیں کہ یہاں اس ملک میں ہم خدمت کررہے ہیں بلکہ ہماری خدمات دنیا میں مختلف جگہوں پر ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا مختلف ممالک مختلف ملکوں کے سپرد کئے گئے ہیں۔ جرمنی کی جماعت کے سپرد بھی بعض غریب ممالک ہیں۔ جب یہ وہاں خدمت کرنے جاتے ہیں تو یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ جرمنی سے آئے ہیں، یہ خدمتِ انسانیت کرنے کے لئے آئے ہیں، تو اس طرح جرمنی کے سفیر بن کر وہاں جرمنی کے نام کو بھی روشن کرنے والے ہیں۔ یہ کام ہیں جو جماعت دنیا میں کرتی ہے اور یہی ہمارا مطمح نظر ہے جو بجالانے کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ عبادتوں کے ساتھ ساتھ خدمت انسانیت بھی کی جائے۔ یہی یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو میں دوبارہ اس بات کی یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ اس مسجد کے بننے کے بعد آپ کی عبادتوں کے معیار بھی پہلے سے زیادہ بلند ہوں اور خدمت انسانیت کے معیار بھی پہلے سے زیادہ بلند ہوں۔ اور علاقے میں، اس شہر میں جہاں آپ رہتے ہیں امن قائم کرنے اور خدمت کرنے کے معیار بھی پہلے سے بلند ہوں اور مہمانوں کو بھی مَیں دوبارہ یہ عرض کروں گا کہ آپ تو یہاں آئے، یقیناً آپ کے دل میں جماعت کے لئے بہتر جذبات اور خیالات تھے تبھی آپ یہاں تشریف لائے اور

بعض ایسے لوگ ہیں اور ہوتے ہیں ہر ملک میں اور شہر میں جن کے کچھ تحفظات ہوتے ہیں، تو آپ لوگ اپنے اپنے حلقہ میں اُن کے تحفظات کو بھی دُور کرنے کی کوشش کریں کہ جماعت احمدیہ پیار اور محبت پھیلانے والی جماعت ہے اور جب یہ مسجدیں تعمیر کرتی ہے تو مسجد اُس پیار اور محبت کو پھیلانے کا ایک مزید ذریعہ بنتی ہے اور بہت بڑا ذریعہ بنتی ہے اور مسجد سے کسی قسم کا خوف اور خطرہ نہیں ہے بلکہ یہ کُھلی ہے اور ہر شخص کے لئے کُھلی ہے اور جب بھی اور جس وقت بھی آپ چاہیں یہاں آئیں اور انشاءاللہ تعالیٰ آپ ہم سے پیار اور محبت کے جذبات ہی دیکھیں گے۔ ان چند الفاظ کے بعد میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔شکریہ۔جزاک اللہ۔]

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر 37 منٹ تک جاری رہا۔آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔